آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ

کی زیرنگرانی

دارالقضاء قائم کرنے کا طریقہ

شائع کردہ

دارالقضا کمیٹی آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ

76A/1، مین بازار، اوکھلا گاؤں، جامعہ نگر، نئی دہلی-۲۵

Ph: +91-11-26322991, Telefax: +91-11-26314784

E-mail: aimplboard@gmail.com/ www.aimplboard.in

اغراض ومقاصد

آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ

- ہندوستان میں ''مسلم پرسنل لا'' کے تحفظ اور شریعت ایکٹ کے نفاذ کو قائم اور باقی رکھنے کے لیے مؤثر تدابیر اختیار کرنا۔
- بالواسطہ، بلاواسطہ یا متوازی قانون سازی جس سے قانون شریعت میں مداخلت ہوتی ہو، عام ازیں کہ وہ قوانین پارلیمنٹ یا ریاستی مجلس قانون ساز میں وضع کئے جاچکے ہوں یا آئندہ وضع کئے جانے والے ہوں یا اس طرح کے عدالتی فیصلے جو مسلم پرسنل لا میں مداخلت کا ذریعہ بنتے ہوں انہیں ختم کرانے یا مسلمانوں کو ان سے مستثنیٰ قرار دیئے جانے کی جدوجہد کرنا۔
- مسلمانوں کو عائلی ومعاشرتی زندگی کے بارے میں شرعی احکام وآداب، حقوق وفرائض اور اختیارات وحدود سے واقف کرانا اور ان سلسلہ میں ضروری لٹریچر کی اشاعت کرنا۔
- شریعت اسلامی کے عائلی قوانین کی اشاعت اور مسلمانوں پر ان کے نفاذ کیلئے ہمہ گیر خاکہ تیار کرنا۔
- مسلم پرسنل لا کے تحفظ کی تحریک کے لیے بوقت ضرورت ''مجلس عمل'' بنانا جس کے ذریعہ بورڈ کے فیصلے درآمد کرنے کی خاطر پورے ملک میں جدوجہد منظّم کی جاسکے۔
- علماء اور ماہرین قانون پر مشتمل ایک مستقل کمیٹی کے ذریعہ مرکزی یا ریاستی حکومتوں یا دوسرے سرکاری ونیم سرکاری اداروں کے ذریعہ نافذ کردہ قوانین اور گشتی احکام (Circulars) یا ریاستی اسمبلیوں اور پارلیمنٹ میں پیش کئے جانے والے مسودات قانون (بل) کا اس نقطۂ نظر سے جائزہ لیتے رہنا کہ ان کا مسلم پرسنل لا پر کیا اثر پڑتا ہے۔
- مسلمانوں کے تمام فقہی مسلکوں اور فرقوں کے مابین خیرسگالی، اخوت اور باہمی اشتراک وتعاون کے جذبات کی نشوونما کرنا، اور ''مسلم پرسنل لا'' کی بقاوتحفظ کے مشترکہ مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے ان کے درمیان رابطہ اور اتحاد واتفاق کو پروان چڑھانا۔
- ہندوستان میں نافذ ''محمڈن لا'' کا شریعت اسلامی کی روشنی میں جائزہ لینا اور نئے مسائل کے پیش نظر مسلمانوں کے مختلف فقہی مسالک کے تحقیقی مطالعہ کا اہتمام کرنا اور شریعت اسلامی کے اصولوں پر قائم رہتے ہوئے کتاب وسنت کی اساس پر ماہرین شریعت اور فقہ اسلامی کی رہنمائی میں پیش آمدہ مسائل کا مناسب حل تلاش کرنا۔
- بورڈ کے مذکورہ بالا اغراض ومقاصد کے حصول کے لیے وفود کو ترتیب دینا، Study Teams تشکیل دینا، سمینار، سمپوزیم، خطابات، اجتماعات، دوروں اور کانفرنسوں کا انتظام کرنا، نیز ضروری لٹریچر کی اشاعت اور بوقت ضرورت اخبارات ورسائل اور خبرناموں وغیرہ کا اجراء اور اغراض ومقاصد کے لیے دیگر ضروری امور انجام دینا۔

☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی طرف سے دارالقضاء قائم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہندوستان کے جن صوبوں میں امارت شرعیہ کا باقاعدہ نظام نہیں ہے، وہاں کے کسی شہر یا علاقہ سے جب قیام دارالقضاء کی درخواست صدر آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی خدمت میں آتی ہے تو قیام دارالقضا کی کارروائی دارالقضاء کمیٹی آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی طرف سے شروع کی جاتی ہے۔

قیام دارالقضا کی درخواست

قیام دارالقضاء کی درخواست انفرادی طور پر کسی ایک شخص کی طرف سے نہ ہو بلکہ اس شہر یا علاقہ کے متعدد علماء ائمہ، ڈاکٹرس، وکلاء، تجارتی اور عمائدین کی طرف سے قیام دارالقضا کی درخواست ہونی چاہئے جس میں یہ صراحت ہو کہ ہمارے علاقہ، شہر، ضلع میں کوئی دارالقضاء وغیرہ موجود نہیں ہے اور اس کی شدید ضرورت ہے کہ مسلمانوں کے تنازعات خصوصاً عائلی جھگڑوں کو شرعی بنیادوں پر حل کرنے کے لئے آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی نگرانی میں یہاں دارالقضاء قائم کیا جائے اور قاضی مقرر کیا جائے، ہم لوگ دارالقضاء کے تعلق سے تمام مالی اور انتظامی ذمہ داریاں بحسن وخوبی انجام دینے کے لئے تیار ہیں، صدر بورڈ دامت برکاتہم سے ہماری درخواست ہے کہ اس علاقہ، شہر، ضلع میں دارالقضاء قائم کریں اور قاضی مقرر فرمائیں۔

اس درخواست پر دستخط کنندگان کے مکمل پتے اور فون نمبر بھی ہوں تا کہ بہ وقت ضرورت ان سے رابطہ کیا جاسکے، اس درخواست کی اصل کاپی صدر بورڈ حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ پوسٹ بکس ۹۳ کے پتے پر بھیجی جائے اور ایک ایک فوٹو کاپی

جنرل سکریٹری آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ اور کنوینر دارالقضاء کمیٹی آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے نام پر بورڈ کے مرکزی آفس واقع دہلی بھیجی جائے۔

صدر بورڈ دامت برکاتہم کے نام اس طرح کی درخواست آنے کے بعد قیام دارالقضاء کی کارروائی کا آغاز ہوتا ہے، بورڈ کی طرف سے آرگنائزر دارالقضاء کمیٹی یا کسی اور متعلق شخص کو جائزہ کے لئے بھیجا جاتا ہے، درخواست دہندگان سے رابطہ کر کے جائزہ لینے والا اس مقام کا سفر کرتا ہے جہاں سے قیام دارالقضاء کی درخواست آئی تھی، جائزہ لینے والا بنیادی طور پر چند چیزوں کو دیکھتا ہے(۱) کیا واقعی اس مقام پر کوئی دارالقضاء وغیرہ موجود نہیں ہے،(۲) کیا درخواست دہندگان اپنے علاقہ کے معتبر لوگ ہیں جو دارالقضاء کے تعلق سے عائد ہونے والی ذمہ داریوں کو پوری کر سکتے ہیں، (۳) ان لوگوں کے پاس دارالقضاء کے لئے کوئی مناسب جگہ موجود ہے یا نہیں، (۴) کیا درخواست دہندگان دارالقضاء کی مالی ذمہ داریاں (قاضی اور کارکنان دارالقضاء کی تنخواہیں وغیرہ) پوری کر سکتے ہیں، (۵) کیا وہاں پر کار قضاء کو انجام دینے کی صلاحیت رکھنے والا کوئی تربیت یافتہ عالم یا مفتی موجود ہے، جو قضاء کا کام کر سکے یا نہیں۔

جائزہ کے لئے جانے والا شخص درخواست دہندگان کے مشورہ وتعاون سے دارالقضاء کے لئے ماحول سازی بھی کرتا ہے، علماء وداعیان کو جمع کر کے کار قضاء کی اہمیت وضرورت پر روشنی ڈالتا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ وہاں قیام دارالقضاء کا ماحول پیدا ہو۔

نصب قاضی کا جلسہ

جائزہ لینے والے کی مثبت رپورٹ کے بعد کارروائی آگے بڑھتی ہے، اگر وہاں کوئی ایسا تربیت یافتہ عالم موجود ہوتا ہے جس میں قضاء کا کام انجام دینے کی اہلیت ہو اور دارالقضاء کے لئے مناسب جگہ بھی موجود ہوتی ہے تو نصب قاضی کا جلسہ طے کر دیا جاتا ہے، اس کی تاریخ کا اعلان کر دیا جاتا ہے، مقامی حضرات علماء، ائمہ اور عمائدین نیز عوام کو جمع کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، قضاء کے موضوع پر خصوصی نشست اور عوامی اجتماع ہوتا ہے، صدر بورڈ دامت برکاتہم

کی جانب سے قاضی کو سند قضاء تفویض کی جاتی ہے، قاضی اور عوام دونوں سے جلسہ عام میں عہد لیا جاتا ہے، بڑا ایمان پرور اور نورانی منظر ہوتا ہے۔

دارالقضاء کی عمارت

دارالقضاء کے کاموں کے لئے ضرورت کے بقدر عمارت ہونا ضروری ہے، بہتر ہے کہ یہ عمارت دارالقضاء کی ملکیت ہو، لیکن ایسا نہ ہو پانے کی صورت میں کرایہ کی عمارت یا عاریت پر لی ہوئی عمارت میں بھی کام شروع کیا جاسکتا ہے، لیکن کوشش ہونی چاہئے کہ دارالقضاء کے پاس اپنی عمارت ہو۔

دارالقضاء کی عمارت میں کم از کم تین کمرے ہونے چاہئے ایک بڑا کمرہ جس میں قاضی کا اجلاس ہو، اس میں اتنی جگہ ہو کہ پندرہ بیس آدمی آرام سے بیٹھ سکیں، کیونکہ بعض مقدمات میں مسئلہ کو حل کرنے کے لئے کافی لوگوں کو ایک ساتھ بٹھانا پڑتا ہے، دو کمرے درمیانی سائز کے ہوں، ایک دارالقضاء کے آفس کے لئے، دوسرا ویٹنگ روم کے لئے، بہتر ہے کہ انتظار گاہ دو ہوں، ایک مردوں کے لئے، ایک عورتوں کے لئے، اور دونوں حصوں کے لئے طہارت خانہ وغیرہ کا بھی مناسب نظم ہو۔

الحمدللہ مسلمان اہل ثروت مخیرّ حضرات مختلف دینی کاموں کے لئے زمینیں اور عمارتیں وقف کرتے ہیں، تعمیرات کرواتے ہیں، جو ان کے لئے صدقہ جاریہ بنتا ہے اور ذخیرۂ آخرت ہوتا ہے، بے شمار مساجد، مدارس، خانقاہیں، مسافر خانے مسلمانوں کے جذبۂ خیر کی شہادت دیتے ہیں، اسی طرح ہر ضلع بلکہ ہر تحصیل میں دارالقضاء کی عمارت ہونی چاہئے، جن مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے دولت وثروت اور جذبۂ خیر سے مالا مال کیا ہے انہیں اس طرف متوجہ ہونا چاہئے تاکہ دارالقضاء کی ایک بنیادی ضرورت پوری ہو، عمارت کے بارے میں دارالقضاء خود کفیل ہو جائے، اس کے لئے کرایہ یا عاریت کی بلڈنگ نہ تلاش کرنی پڑے۔

اس سے آگے کی بات یہ ہے کہ دارالقضاء کے لئے نفع بخش اوقاف قائم کئے جائیں جن کی آمدنی سے قاضی اور کارکنان دارالقضاء کو معقول تنخواہیں دی جاسکیں، دارالقضاء کی دفتری ضروریات پوری کی جاسکیں۔

دارالقضاء کے ماہانہ وسالانہ اخراجات

دارالقضاء کا قیام کوئی ہنگامی اور وقتی نہیں ہے کہ ایک بار شاندار جلسہ کرکے اور وقتی اخراجات اٹھا کر فراغت ہو جائے بلکہ یہ ایک ایسے ادارے کا قیام ہے جس پر مستقل طور سے اخراجات آتے ہیں، ہر دارالقضاء میں ایک قاضی، ایک محرر اور ایک چپراسی کا ہونا ضروری ہے۔

قاضی جب اپنی معاشی ضروریات کے بارے میں مطمئن ہوگا، اسے کم از کم اتنی ماہانہ تنخواہ دی جارہی ہو کہ اس کا اوسط درجہ کا گذران ہو سکے، تبھی وہ قضاء کی ذمہ داریوں کو بہ اطمینان پورا کر سکے گا، قاضی کے لئے ہدیہ، تحفہ لینا ممنوع ہوتا ہے، اس کے لئے طلب معاش کے ایسے بہت سے راستے بند رہتے ہیں جو دوسروں کے لئے کھلے رہتے ہیں اس لئے ہمیں قاضی کو اتنی تنخواہ دینی چاہئے جو اس کے لئے بہ فراغت کفایت کرے اسے کسی اور طرف نہ دیکھنا پڑے۔

آج کل متوسط شہروں میں بھی ایک متوسط فیملی کا پندرہ بیس ہزار سے کم میں گذارہ نہیں ہوسکتا، ہنگامی اور ناگہانی ضروریات اس کے علاوہ ہیں اگر ہم قاضی کی تنخواہ پندرہ ہزار ہی مان کر چلیں تو اس کی تنخواہ پر سالانہ ایک لاکھ اسی ہزار (۱۸۰۰۰۰) خرچ ہوگا اور اگر اس کی تنخواہ بیس ہزار ماہانہ ہو تو اس کی تنخواہ سالانہ دولاکھ چالیس ہزار (۲۴۰۰۰۰) ہو جائے گا۔

دارالقضاء کے محرر اور چپراسی کی تنخواہ مجموعی طور پر ماہانہ بیس ہزار ہی مانی جائے تو یہ رقم دولاکھ چالیس ہزار (۲۴۰۰۰۰) سالانہ بن جاتی ہے، اس طرح تنخواہوں پر سالانہ خرچ چار لاکھ اسی ہزار (۴۸۰۰۰۰) ہو جاتا ہے، متفرق دفتری اخراجات اس کے علاوہ ہیں، اس طرح ایک دارالقضاء کا سالانہ خرچ تقریباً پانچ لاکھ بنتا ہے، یہ اخراجات اس وقت ہیں جب دارالقضاء کی عمارت کا کرایہ نہ دینا پڑے اور قاضی کی رہائش گاہ کرایہ پر نہ لینی پڑے۔

ایک ضلع کے مسلمانوں کے لئے پانچ سات لاکھ روپیہ سالانہ دارالقضاء پر خرچ کر دینا کوئی بڑی اور مشکل چیز نہیں ہے بشرطیکہ اس کام کی اہمیت اور شرعی ضرورت کا احساس پیدا ہو، اور مسلمان مساجد اور مدارس کی تعمیر و آبادی کی طرح دارالقضاء کے قیام و نظام کو بھی اہم دینی کام

سمجھیں ،مسلمان تو ایک ایک مقدمہ پر پانچ دس لاکھ آسانی سے خرچ کر دیتے ہیں اور شادیوں میں تو ان کی شاہ خرچیاں قارون کو بھی شرمندہ کرنے لگتی ہیں ،ضرورت اس کی ہے کہ مسلمانوں میں اس تعلق سے بیداری پیدا کی جائے اور اسلام کے نظام عدل کو برپا کرنے کی شرعی اور سماجی اہمیت ان کے دل نشیں کردی جائے۔

منتظمہ کمیٹی کی ذمہ داری اور کام

جہاں بھی دارالقضاء قائم ہو اس کے نظم ونسق کو دیکھنے کے لئے ایک مقامی منتظمہ بھی ہونی چاہئے ،منتظمہ کمیٹی کے کام اور ذمہ داریوں کے بارے میں چند بنیادی باتیں درج ذیل ہیں۔

☆ منتظمہ کمیٹی مقامی اور علاقائی ارکان پر مشتمل ہوگی ،اس میں ایسے علماء، ائمہ اور عمائدین شہر کو شامل کیا جائے گا جو دارالقضاء کی تحریک اور کاز میں مفید اور معاون ہوں اور دارالقضاء کا وقار واعتبار پیدا کرنے اور دارالقضاء کے فیصلوں کی تنفیذ میں ان سے مدد ملے۔

☆ منتظمہ کمیٹی دارالقضاء کے انتظامی امور کی ذمہ دار ہوگی ، دارالقضاء کے لئے مالیہ کی فراہمی بھی منتظمہ کمیٹی کا کام ہوگا ، دارالقضاء کے لئے ایک محرر ضرور بحال کیا جائے ، محرر اور چپراسی کی بحالی اور ان کی معزولی بھی منتظمہ کمیٹی کے دائرہ اختیار میں ہوگا ، محرر کی بحالی میں قاضی سے مشورہ کرلیا جائے۔

☆ دارالقضاء کا لوگوں میں تعارف اور اسکی تشہیر بھی منتظمہ کمیٹی کی اہم ذمہ داری ہے اس کے لئے کمیٹی مختلف ذرائع اختیار کرے گی سال میں دارالقضاء کا ایک پروگرام ضرور کرے گی جس میں نظام قضاء کی اہمیت وضرورت پر تقریریں ہوں اور دارالقضاء کی سالانہ کارگذاری رپورٹ پیش کی جائے۔

☆ قاضی کی تقرری اور معزولی کا اختیار منتظمہ کمیٹی کو نہیں ہوگا ، نہ ہی منتظمہ کمیٹی یا اس کا کوئی عہدہ دار یا رکن قضاء کے کاموں یا قاضی کے فیصلوں میں کوئی مداخلت کرے گا ، قاضی کا تقرر آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے صدر محترم دارالقضاء کمیٹی آل انڈیا مسلم پرسنل لا

بورڈ کے مشورہ سے فرمائیں گے، منتظمہ کمیٹی یا کمیٹی کے ذمہ داروں کو قاضی کے بارے میں اگر کوئی شکایت ہو تو براہ راست کوئی قدم اٹھانے کے بجائے صدر بورڈ دامت برکاتہم کی خدمت میں تحریری شکایت روانہ کریں صدر بورڈ محترم تحقیق کے بعد اس سلسلہ میں فیصلہ فرمائیں گے۔

☆ اگر قاضی صاحب استعفیٰ دے دیں تو منتظمہ کمیٹی اس کی اطلاع فوراً بورڈ کو دے بورڈ کسی کو قاضی نامزد کرے گا۔

☆ سائن بورڈ بنوا کر نمایاں جگہ آویزاں کیا جائے، سائن بورڈ میں اردو، انگریزی اور مقامی زبان میں لکھا جائے۔

☆ سائن بورڈ، لیٹر ہیڈ، اطلاع نامہ اور دیگر کاغذات میں دارالقضاء آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کا نام لکھا جائے۔

☆ فریقین کے لئے نشست گاہ، عورتوں کے لئے علیحدہ نشست گاہ اور طہارت خانہ وغیرہ کا معقول انتظام کیا جائے۔

☆ عہدہ قضاء بلند اور اہم ہے اس لئے قاضی شریعت، نائب قاضی شریعت اور محرر کا مشاہرہ مناسب اور بہتر ہو۔

☆ سالانہ مشاہرہ میں اضافہ، عیدی، چھٹیاں اور دیگر سہولتیں بھی دی جائیں۔

☆ دارالقضاء کے لئے جلد کوئی علیحدہ عمارت مخصوص کرنے کی کوشش کی جائے، جس میں مجلس قاضی، فریقین کے لئے نشست گاہ اور طہارت خانہ کا معقول انتظام ہو۔

☆ دارالقضاء میں کمپیوٹر و انٹرنیٹ کی بھی سہولت دستیاب کرانے کی کوشش کی جائے۔

☆ دارالقضاء میں خاص طور پر قضاء اور افتاء سے متعلق بعض اہم مراجع و مصادر کی کتابوں کی حصولیابی پر توجہ دی جائے اور اسے دارالقضاء میں محفوظ کیا جائے۔